Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱/

یوم: پنجشنبہ ★ ۲۷/ شعبان ۱۳۷۴ھ ★

جلد ۴۴/۹ | ۲۱/ شہادت ۱۳۳۴ھش ★ ۲۱/ اپریل ۱۹۵۵ء | نمبر ۹۶

انگلستان اور امریکہ کے مبلغین اسلام کے اعزاز میں

استقبالیہ تقریب

ربوہ ۱۸/ اپریل۔ آج سہ پہر وکالت تبشیر کی طرف سے سابق امام مسجد لندن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اور مبلغ امریکہ مکرم عبدالقادر صاحب ضیغم کے اعزاز میں عصرانہ دیا گیا۔ جس میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے بعض ناظر و وکلاء صاحبان کے علاوہ بہت سے دیگر احباب بھی شریک ہوئے۔

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ دوسری بار انگلستان میں خدمت اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد پاکستان واپس تشریف لائے ہیں۔ پہلی مرتبہ آپ دسمبر ۴۵ء میں گئے اور فروری ۴۹ء میں واپس تشریف لائے۔ دوسری مرتبہ آپ جون ۱۹۵۰ء میں انگلستان روانہ ہوئے۔ دو پانچ سال تک خدمات بجا لانے کے بعد اب ۱۸/ اپریل ۱۹۵۵ء کو واپس تشریف لائے ہیں۔ (باقی صفحہ پر)

ربوہ کے متعلق ایک مفتریانہ پراپیگنڈا کی تردید

جماعت کو فتنہ انگیزوں کی طرف سے ہوشیار رہنا چاہیئے

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی

پنجاب اور کراچی کے بعض اخباروں میں اس قسم کے فتنہ انگیز نوٹ شائع ہوئے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کے ربوہ سے تشریف لے جانے کے بعد ربوہ میں نعوذ باللہ پارٹی بازی اور سازشوں کا میدان گرم ہے اور مختلف پارٹیاں اقتدار حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہیں اور نوجوان سروں پر کفن باندھے پھرتے ہیں اور ہر لحظہ خونریزی کا خطرہ ہے وغیرہ وغیرہ جماعت کے احباب اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ رپورٹیں ازسرتاپا افترا اور سو فیصدی جھوٹ ہیں جو ہمارے ایسے مخالفین نے جنہیں جھوٹ سے کوئی پرہیز نہیں اپنے قدیم طریق کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فتنہ پیدا کرنے کی غرض سے مشہور کرنی شروع کی ہیں تاکہ ایک طرف تو جماعت کے مخالف عناصر کو جماعت کے خلاف یہ خیال پیدا کر کے اکسایا جائے کہ اب یہ جماعت کمزور ہو رہی ہے اور دوسری طرف خود جماعت کے سادہ لوح اور ناواقف طبقہ کے دلوں میں یہ گھبراہٹ اور بے چینی پیدا کی جائے کہ نہ معلوم جماعت کے مرکز میں کیا ہو رہا ہے جس سے ہم دور افتادہ لوگ بالکل بے خبر ہیں۔

اس ذلیل قسم کی فتنہ انگیزی اور افترا پردازی کے جواب میں جو ایسے وقت میں کی جا رہی ہے جبکہ ملکی حالات ہر قسم کے فتنہ پیدا کرنے والے انتشار سے قطعی اجتناب کے متقاضی ہیں میں ان مخالف حضرات سے تو صرف اس قدر عرض کرنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ:۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من اندازِ قدت را می شناسم

"یعنی اے ہمارے مہربانو، تم جس رنگ کا بھی جامہ پہننا چاہو پہن لو ہم تمہیں تمہارے لباس کے رنگ سے نہیں بلکہ تمہارے قد و قامت کے انداز سے پہچانتے ہیں"

اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم ونتوکل علیک ولا حول ولا قوۃ الا بک

باقی رہا جماعت کا سوال سو علاقہ وار امراء اور صدر صاحبان کو میری یہ نصیحت ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں ناواقف اور دور افتادہ دوستوں کو اس قسم کے فتنوں کے متعلق باخبر اور ہوشیار رکھیں اور انہیں بتا دیں کہ یہ سب جھوٹا اور مفتریانہ پراپیگنڈا ہے جو بعض مخالفین کی طرف سے جماعت اور مرکز کے خلاف کیا جا رہا ہے بلکہ حق یہ ہے کہ یہ پراپیگنڈا ان خدشات کی عملی تصدیق ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سفر پر جانے سے قبل جماعت پر ظاہر کر کے اسے متنبہ کیا تھا کہ امام کی غیر حاضری میں اس قسم کے فتنے اٹھ سکتے ہیں۔ جماعت کو اس خطرہ کی طرف سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔

ہماری جماعت خدا کے فضل سے اور حضرت افضل الرسل محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کی پیشگوئی کے مطابق ایک ہاتھ پر جمع ہو کر اخوت اور اتحاد اور راستی اور صداقت کے طریق پر قائم ہے اور ہر قسم کے فتنوں سے الگ رہ کر امن اور آشتی کے رنگ میں اسلام کی خدمت بجا لانا چاہتی ہے اور یہی اس کا واحد مقصد و منتہا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہر قسم کی انتشار پیدا کرنے والی باتوں سے الگ رہ کر اپنی پوری توجہ اور پوری کوشش اور پوری طاقت کے ساتھ اس مرکزی نقطہ پر قائم رہیں جو خدائے علیم و قدیر نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے اور جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے اس مقصد کے حصول کا طریق صبر و صلوٰۃ ہے۔ صبر کے معنی ایک طرف دوسروں کے مظالم پر ضبط نفس سے کام لینا اور دوسری طرف نیکیوں پر مضبوطی کے ساتھ ثابت قدم رہنا ہے اور صلوٰۃ کے معنی ایک طرف اپنی کوششوں کی کامیابی کے لئے خدا سے دردمندانہ دعائیں کرتے رہنا اور دوسری طرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر آپ کی امت کی اصلاح اور بہبودی کی غرض سے درود بھیجنا ہے۔ اور غور کیا جائے تو یہی وہ چار ستون ہیں جن پر ایک مومن کے ایمان اور اس کی سعی و جہد کا انحصار ہے۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ ان ایام میں خاص طور پر دعاؤں اور صدقہ و خیرات سے کام لیں اپنے اندر تقویٰ اور طہارت نفس پیدا کریں اپنے ہمسایوں اور ماحول کے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک بلکہ غیر معمولی احسان سے پیش آئیں امن اور اتحاد اور تعاون باہمی کا کامل نمونہ دکھائیں اور کوئی ایسی بات نہ کریں جو اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے خلاف اور موجودہ ملکی حالات میں حکومت کے لئے کسی جہت سے پریشانی کا باعث ہو۔ وکان اللہ معنا ومعکم اجمعین فقط والسلام (خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۸/ اپریل ۱۹۵۵ء)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مکتوب

جماعت احمدیہ مشرقی بنگال کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں چوہدری خورشید احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ مشرقی بنگال کے نام انگریزی میں ایک خط ارسال فرمایا ہے۔ خط کا ترجمہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھُوَ النَّاصِرُ

میرے بنگال کے احمدی بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب کسی قوم کے افراد اختلافات کو ہوا دینا شروع کر دیتے ہیں۔ تو وہ انتشار کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا کردار پست ہو کر رہ جاتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو جب مسلمانوں کے دل متحد نہ رہے تو دنیا بھر میں ان کا وقار زائل ہو گیا۔ بالآخر ۱۳۰۰ سال کے ادبار کے بعد خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ اور چاہا کہ مسلمان پھر ان کے ذریعہ متحد ہو جائیں ؛

مجھے حال ہی میں ایک رپورٹ ملی ہے کہ برہمن بڑیہ کے دولت احمد خان صاحب اور ڈھاکہ کے شاہجہان صاحب چند دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اس خیال کو ہوا دے رہے ہیں۔ کہ چونکہ خلیفہ غلطی کر سکتا ہے۔ اس لئے اس کی اطاعت لازمی حکم کا درجہ نہیں رکھتی۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر یہ بھی صحیح ہے کہ صوبائی امیر محمد صاحب ڈھاکہ کے شاہجہان صاحب اور برہمن بڑیہ کے دولت احمد صاحب بھی غلطی کر سکتے ہیں۔ سو برادران! جب صورت یہ ہے کہ خلیفہ غلطی کر سکتا ہے، صوبائی امیر غلطی کر سکتا ہے، شاہجہان صاحب غلطی کر سکتے ہیں۔ دولت احمد صاحب غلطی کر سکتے ہیں۔ تو پھر اس صورت میں خلیفہ کی آواز کو لازمی طور پر فوقیت دینی پڑے گی۔ کیونکہ وہی ایک ایسا شخص ہے۔ کہ جسے ساری جماعت منتخب کرتی ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ یہ مذکورہ بالا حضرات ایک طرف تو یہ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ خلیفہ غلطی کر سکتا ہے۔ اس لئے وہ جماعت کے افراد سے یہ توقع نہیں رکھ سکتا۔ کہ وہ اس کے احکام کی تعمیل کریں۔ لیکن دوسری طرف وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہرچند کہ وہ خود بھی غلطی کر سکتے ہیں۔ تاہم ان کی رائے خلیفہ اور اسکے مشیروں پر فائق سمجھی جانی چاہیئے۔ اسی لئے ان کے اپنے خیال میں انہیں اس بات کا پورا حق حاصل ہے۔ کہ وہ خلیفہ کے سامنے کھڑے ہو کر کہیں کہ چونکہ وہ غلطی کر سکتا ہے۔ اس لئے اسے جماعت سے اطاعت کی توقع رکھنے کا حق حاصل نہیں۔ اور یہ کہ جہاں تک اطاعت کی توقع رکھنے کا سوال ہے۔ یہ صرف بنگال کے صوبائی امیر کا حق ہے۔ کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ یاد رکھو کہ یہ لوگ تمہارے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور تمہیں صدیوں تک کے لئے اسی طرح تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ جس طرح کہ ماضی میں مسلمان تباہی سے دوچار ہوئے۔

مذکورہ بالا خیال اگرچہ بظاہر معمولی نظر آتا ہے۔ لیکن یہی خیال تھا۔ جو گزشتہ زمانہ میں بالآخر مسلمانوں کی تباہی کا باعث بنا۔ بظاہر سادہ نظر آنے والے یہی اصول تمہاری جماعت کو بھی تباہ کرنے کا موجب بن سکتے ہیں۔ پس ان حالات میں سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ میں یہ اعلان کر دوں۔ کہ میں ہر سچے احمدی سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ ان لوگوں کو میرا پیرو نہ سمجھے۔ بلکہ انہیں آزاد اور میرے منصب کا باغی تصور کرے۔ اگر یہ لوگ حق پر ہیں۔ تو انہیں اس اعلان پر خوش ہونا چاہیئے۔ اور جو غلطی میں نے کی ہے۔ اور جس چیز کو میں نے تباہ کیا ہے۔ انہیں اس کی اصلاح اور اس کی تعمیر کے لئے کمربستہ ہو جانا چاہیئے۔ اور اپنے ایمان اور اپنے عمل کی فوقیت ظاہر کرنی چاہیئے جب میں نے اپنے ہاتھ میں کام سنبھالا تھا۔ تو اس وقت ہمارے خزانے میں صرف چند آنے ہی تھے۔ یا بہرحال اس وقت ہماری کل پونجی بمشکل ایک روپے سے زائد ہو گی۔ ہماری اس وقت کی حالت کے مقابلہ میں اس وقت کا بنگال یقیناً کہیں زیادہ امیر ہے۔ اگر دولت احمد صاحب ڈپٹی خلیل الرحمٰن صاحب اور ان کے ساتھی حق پر ہیں۔ تو انہیں اتنی کامیابی تو ضرور حاصل کر لینی چاہیئے جتنی کہ ہم نے متحدہ طور پر حاصل کی ہے۔ بالخصوص اس حال میں کہ ان کے موجودہ وسائل ہمارے اُس وقت کے وسائل سے بہت زیادہ ہیں ان کے لئے اتنی کامیابی حاصل کر لینا مشکل نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ایسی صورت میں تو انہیں اس قابل ہونا چاہیئے۔ کہ وہ احمدیت کو ساری دنیا میں پھیلا کر دکھا دیں

قادیان میں ہمارے اس وقت کے وسائل پر نگاہ ڈالو۔ کہ جب جماعت احمدیہ میں اختلاف رونما ہوا تھا۔ اگر آج سے پچاس سال پہلے کا کمزور مرکز دنیا کو ہلا سکتا تھا۔ تو پھر مشرقی بنگال کے احمدی آج دولت احمد صاحب اور ڈپٹی خلیل الرحمٰن صاحب کی قیادت میں عالمی پیمانے پر اسی قسم کا تہلکہ کیوں نہیں مچا سکتے؟ میں انہیں چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ مقابلۃً تبلیغ کے میدان میں ایسا کارنامہ کر کے دکھائیں؟ لیکن میں ساتھ ہی یہ اعلان بھی کرتا ہوں۔ کہ وہ اس میدان میں کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔ برخلاف اس کے زیادہ دن نہیں گزریں گے۔ کہ ان کے رشتہ دار اور ساتھی احمدیت کو ترک کر بیٹھیں گے آنے والے چند مہینے اور چند سال اس لغزش کو ظاہر کر دیں گے۔ جو یہ لوگ خود اپنے ہی ہاتھوں اپنے اوپر لا رہے ہیں ؛

پس میں اس امید کے ساتھ جماعت احمدیہ بنگال کے نام یہ خط ارسال کر رہا ہوں۔ کہ اگر وہ اپنے مرکز اور اپنے خلیفہ سے محبت رکھتے ہیں۔ تو وہ کسی قسم کا شک کئے بغیر حتمی طور پر ان سے اپنا تعلق منقطع کر لیں گے۔ ان سے کسی قسم کا کوئی واسطہ نہ رکھیں گے۔ اور پورے وثوق کے ساتھ ان کے خیالات کی تردید کریں گے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مجھے صحت عطا کر دی۔ تو میں انشاء اللہ بنگال سے اس بدی کو مٹانے کی پوری کوشش کرونگا۔ لیکن اگر اللہ تعالےٰ کا منشاء کچھ اور ہے۔ تو پھر بھی وہ تم سے ایسا ہی سلوک کرے گا۔ جیسا سلوک کہ تم میرے ساتھ روا رکھو گے۔ یہ میرا کام نہیں ہے کہ میں اپنی عزت کا بدلہ لوں۔ یہ خدا کا کام ہے۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور اگر میں اس دنیا میں خدا کا برحق نمائندہ ہوں۔ تو پھر اس لعنت سے ڈرو۔ جو تمہارا پیچھا کرتی چلی آ رہی ہے۔ اپنے قدموں پر نگاہ رکھو ایسا نہ ہو۔ کہ احمدیت پہلے سے تمہارا لفظی ایمان بھی جاتا رہے اللہ تعالےٰ یقیناً احمدیت کی حفاظت کرے گا۔ وہ قادر و توانا ایسے لوگوں کو آگے لائیگا۔ جو ہوں گے تو تم ہی میں سے لیکن وہ قربانیوں میں تم سے بہت آگے ہوں گے۔ اور اس طرح ان کی قربانیوں کے ذریعہ بنگال میں احمدیت اور زیادہ مضبوطی کے ساتھ قائم ہو گی۔ احمدیت کی ترقی کا انحصار نہ مجسٹریٹوں پر ہے۔ اور نہ سب رجسٹراروں پر ہے اور ان میں سے کوئی بھی نہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی گرفت سے باہر ہو۔ نہ وہ جو ڈپٹی کے عہدے پر فائز ہوں۔ اور نہ وہ جو سب رجسٹرار ہوں

میں نہیں کہتا کہ تم خدائی سزا کا انتظار کرو۔ میں جانتا ہوں کہ وہ آ رہی ہے۔ آسمانوں والا خدا میرے ساتھ ہے۔ اس لئے مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ خدائی فیصلے کا انتظار کرو۔ اور پھر حق کو پہچانو۔ میں تم سے صرف یہ کہتا ہوں۔ کہ خدا میرے ساتھ ہے۔ اور جو کوئی بھی میرے خلاف اٹھتا ہے۔ وہ یقیناً خدا کی طرف سے سزا پائے گا۔ اور اس کا اور اس کی پارٹی کا اثر و رسوخ اسے خدا کے غضب سے نہیں بچا سکے گا۔ تمہارے لئے ابھی غور و فکر سے کام لینے اور خدائی منشاء کو جو قرآن میں مذکور ہے سمجھنے کا موقعہ ہے۔ اگر تم وقت پر ایسا نہیں کرو گے۔ تو پھر تمہاری تباہی تمہارے سروں پر منڈلا رہی ہے ؛

مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی و مصلح موعود
مالیر کراچی

تحریکِ جدید کے بقایا دار اور ۳۱ مئی

یہ بات وضاحت سے بتائی گئی ہے کہ انیس سالہ کتاب میں ان کا نام ہی آئے گا۔ جنہوں نے انیس سال پورے اشاعت اسلام میں مدد دی ہو۔ اور ان کی وہ رقم بھی جو ہر سال دی گئی ہو دکھائی جائے گی۔ کسی نہ کسی وجہ سے بعض احباب کے ذمہ تھوڑا بہت بقایا ہے جس کی دفتر اطلاع دے چکا ہے۔ ممکن ہے۔ کسی کو اطلاع نہ ملی ہو۔ اس لئے ایسے احباب کے لئے جو سمجھتے ہیں یا دل میں شبہ رکھتے ہیں کہ بعض سال نہیں دیئے۔ انہیں دفتر سے اپنا بقایا معلوم کر کے ادا کرنا چاہیئے۔ اور جن کو اطلاع ہو چکی ہے۔ وہ بقایا ادا کر کے نام درج فہرست کرا لیں۔ اور دفتر کو جواب دیں۔ بقایا داران کے بقایا کا ہی انتظار ہے۔ تا ان کے نام بھی درج فہرست ہو جائیں۔ چاہیئے کہ ۲۹ رمضان المبارک یا ۳۱ مئی تک بقائے ادا کر دیئے جائیں۔ ورنہ بقایا داران کے نام فہرست سے کٹ جائیں گے۔ پس قبل اس کے کہ نام کٹ جائیں

احباب اپنے بقائے ۳۱ مئی تک ادا کر دیں۔ وکیل المال تحریک جدید

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۵۵ء

نو آبادیاتی نظام اور کمیونزم

پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے ایشیائی افریقی کانفرنس میں شرکت کے لئے جاتے ہوئے کلکتہ میں ڈم ڈم کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران میں کہا ہے کہ

"اگرچہ نو آبادیاتی نظام بھی ایک لعنت ہے۔ اور الحمد للہ اب یہ بھی بڑی تیزی سے نابود ہو رہا ہے مگر بین الاقوامی کمیونزم اس سے بھی بڑی لعنت ہے۔ اشتراکی چین کے کمیونسٹ ہونے سے مجھے اختلاف نہیں۔ کیونکہ ہر ملک آزاد ہے کہ جو نظام چاہے اپنے لئے پسند کرے۔ البتہ مجھے بین الاقوامی کمیونزم سے اختلاف ہے جس کا مقصد دنیا بھر پر اپنا تسلط جمانا ہے۔ اس لئے جب تک اشتراکی چین عالمی غلبہ کی کوشش نہیں کرے گا۔ اس وقت تک کوئی تصادم نہیں ہوگا۔"

مسٹر محمد علی نے ان الفاظ میں گویا اسلام کے اس اصول کی تشریح فرمائی ہے کہ

لا اکراہ فی الدین

یعنے دین میں کوئی جبر جائز نہیں۔ یہ اصول دنیا میں قیام امن کے لئے جس طرح انفرادی لحاظ سے بہترین ہے۔ اسی طرح بین الاقوامی لحاظ سے بھی بہترین ہے۔ کوئی قوم خواہ کوئی نظریاتی نظام اختیار کرے۔ دوسری قوم کا اس میں مداخلت کرنا اور قوت سے دوسروں پر اپنی طرز کا نظام ٹھونسنا اتنا ہی قیام امن کے لئے مضر ہے۔ جتنا کسی فرد کو کسی دین کے اختیار کرنے میں جبر کا استعمال۔

اگر دنیا کی اقوام آج اسلام کے اصول پر کاربند ہونے کا ارادہ کر لیں۔ اور اس پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ تو دنیا کو جو تباہی کا خطرہ لگا ہے۔ وہ فوراً دور ہو جائے۔ مگر افسوس ہے کہ جو قوم ذرا مادی قوت میں بڑھ جاتی ہے وہ چاہتی ہے کہ دوسری اقوام اس کی رہین اور منقاد بن جائیں۔ اور دنیا کی تمام دولت اسی کے قبضہ میں آجائے۔ اور اگر دوسری اقوام کو اس میں سے کچھ ملے۔ تو وہ اس کے ذریعہ ملے۔

یہی بالادستی کا جذبہ ہے۔ جو دنیا میں جنگ و جدل کا باعث ہے۔ عموماً یہ نظریاتی فوقیت کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ قرون وسطی میں یہ مذہبی لباس میں ظاہر ہوتا تھا۔ ہر مذہبی فرقہ اپنے آپ کو صراطِ مستقیم پر اور تمام دوسرے مذہبی عقائد کو نہ صرف گمراہی سمجھتا تھا۔ بلکہ چاہتا تھا کہ دوسروں کو بھی بالجبر اپنے طریق کا پابند بنا لیا جائے۔ اس وقت یہ خیال کیا جاتا تھا کہ جو لوگ ان کے طریق پر نہیں وہ اپنے دشمن ہیں۔ ان کی جبر سے اصلاح کرنا ان کے فائدہ کے لئے ہے۔ یہاں تک کہ ان کی موت بھی ان کے لئے مفید ہے تاکہ زندہ رہ کر وہ غلط مذہب کی پیروی نہ کریں۔ اور اس طرح اپنے آپ کو نقصان پہنچائیں۔

یہ مریضانہ نقطۂ خیال ازمنۂ وسطی میں، بلکہ عرصہ تک یورپ میں عیسائی فرقوں کے درمیان جنگ و جدل کا باعث بنا رہا۔ اگرچہ مسلمانوں میں بھی کسی حد تک اس کی وجہ سے خون خرابہ ہوا ہے اور افسوس ہے کہ دنیا میں ابھی تک اس کے جراثیم باقی ہیں۔ موجودہ زمانہ میں اس نے بر تہذیب کا رنگ اختیار کئے رکھا ہے۔ اور مادیاتی طور پر طاقتور اقوام بزعم خود پسماندہ اقوام کو مہذب بنانے کا عذر نہیں اپنے قبضہ و اختیار میں رکھنے کے لئے پیش کرتی ہیں۔ چنانچہ موجودہ نو آبادیاتی نظام اسی بنیاد پر قائم ہے۔ برطانیہ، فرانس۔ ہالینڈ۔ بلجیم وغیرہ مغربی ممالک اور اب شاید امریکہ بھی اپنے آپ کو دنیا کا استاد تہذیب و تمدن خیال کرتے ہیں۔ اور پسماندہ اقوام کو تہذیب و تمدن سکھانے کے لئے ان کے ملکوں کی قدرتی پیداوار پر ناجائز طریقوں سے قابض ہیں۔ اور خود تو پوری طرح داد عیش دیتے ہیں۔ مگر ملک کے حقیقی مالکوں کو قلیدر کی زندگی بسر کرنے پر مجبور رکھے ہوتے ہیں۔

اب یہ مفروضہ پسماندہ اقوام بھی بیدار ہو رہی ہیں۔ اور بڑی حد تک جابر اقوام کے چنگل سے آزادی حاصل کر رہی ہیں۔ اور اس طرح بقول مسٹر محمد علی نو آبادیاتی نظام بھی بڑی تیزی سے نابود ہو رہا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ایک اور جابر تحریک جو یورپ ہی کی پیداوار ہے یعنی اشتراکیت میدان میں آگئی ہے۔ اور بعض اقوام جن میں روس سب سے آگے ہے۔ اور اب چین بھی اشتراکیت کو دنیا کے امراض کا واحد علاج بنا کر دنیا کی پیداوار پر خود قابض ہونا چاہتی ہیں۔

یہ تحریک خالص مادی نظریہ دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ اور فطری جذبہ گرسنگی پر اپنے پروگرام کی بنیاد رکھتی ہے۔ قدرتی پیداوار کی غیر مساویانہ تقسیم نے جو گذشتہ چند صدیوں میں مغربی اقوام کے عروج کی وجہ سے معرض وجود میں آئی ہے۔ دنیا کے افراد کو دو گروہوں کی صورت دے دی ہے۔ اشتراکیت نے اسکو جماعتی کشمکش کا نام دے کر ایک مادی نظریہ تیار کر لیا ہے۔ اور اسے بالجبر دنیا پر ٹھونسنا چاہتی ہے۔

اس نظریہ کا خلاصہ یہ ہے کہ عوام بالجبر حکومت پر قابض ہو کر تمام ملکی پیداوار اپنے اختیار میں کر لیں اور ضروریات یا قابلیت کے مطابق باہم تقسیم کی جائے۔

اگر کوئی قوم اپنے ملک میں ایسا نظام پسند کرتی ہے۔ تو اس کا حق ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ چند لیڈر عوام کو بھڑکا کر خانہ جنگی کے ذریعہ ہی ایسا نظام قائم کر سکتے ہیں۔ یہاں تک تو دوسری اقوام کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن جب اشتراکی اقوام جیسا کہ روس اور چین کی حرکات سے نظر آتا ہے۔ اسکو بین الاقوامی تحریک بنانے کی کوشش کرتی ہیں تو خدشات بالکل حق بجانب ہیں۔ جیسا کہ مسٹر محمد علی نے فرمایا ہے۔ ان خدشات کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اشتراکی اقوام اپنا دین نہ صرف افراد پر بلکہ دوسری اقوام پر بھی بالجبر ٹھونسنے کا نہ صرف عقیدہ رکھتی ہیں۔ بلکہ عملاً اس کا مظاہرہ بھی کر رہی ہیں اور آج تک اس نے جو کچھ اس تعلق میں کیا ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دین اشتراکیت کے پردہ میں اپنی شہنشاہیت وسیع کرنا چاہتی ہیں۔ اور مفروضہ پسماندہ اقوام جو نو آبادیاتی چنگل سے رہائی حاصل کر رہی ہیں۔ روس یا چین کا جوا اپنے کندھوں پر رکھنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ جو درحقیقت نو آبادیاتی نظام سے بھی کہیں زیادہ بڑی لعنت ہے۔

نذرِ عقیدت

ہر گام پر ہو جشنِ بہاراں تیرے لئے
صبحِ وطن ہو شامِ غریباں تیرے لئے

آنکھوں میں جگمگائیں ستاروں کی مشعلیں
یوں بھی ہو اہتمامِ چراغاں تیرے لئے

ہر آنکھ ہو وفورِ محبت سے اشکبار
ہر دل میں ہو خلوصِ فراواں تیرے لئے

تجھ کو نصیب وادیٔ غربت میں راحتیں
ہم کو قبولِ تلخیٔ ہجراں تیرے لئے

اے جانِ انبساط خدا دے تجھے شفا
سجدہ کناں ہے قلبِ پریشاں تیرے لئے

وہ جن کو تو نے قیدِ معاصی سے دی نجات
مضطر ہیں رستگارِ اسیراں تیرے لئے

محوِ دعا ہے ترکیٔ ناشاداں دنوں
اے صد بہارِ گلشنِ ایماں تیرے لئے

(ثاقب زیروی)

تاریخ احمدیت کا ایک اہم مگر پوشیدہ ورق

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

(میرا یہ نوٹ قریباً دو ماہ کا لکھا ہوا ہے۔ مگر دوسرے کاموں میں مصروفیت کی وجہ سے اسے اس سے قبل الفضل میں نہیں بھجوا سکا۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ)

میں عادتاً اور شاید فطرتاً بھی سیاسی مزاج کا آدمی نہیں ہوں۔ مگر بعض اوقات استثنائی حالات میں میرے جیسے لوگوں کو بھی اپنے دینی فرائض کے لحاظ سے اپنی عادت اور مزاج کے خلاف کسی حد تک سیاسی امور میں حصہ لینا پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ جو واقعہ میں اس جگہ بیان کرنے لگا ہوں۔ وہ اسی قسم کے استثنائی حالات سے تعلق رکھتا ہے اور چونکہ یہ واقعہ آج تک بہت ہی کم لوگوں کو معلوم ہے۔ بلکہ شائد دو تین بزرگوں کے سوا کسی کو بھی اس کا علم نہیں۔ اور دوسری طرف وہ ایک لحاظ سے جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے۔ اس لئے اسے ریکارڈ کی غرض سے بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

اس واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ جب ملکی تقسیم سے قبل ۱۹۴۶ء میں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں پنجاب اسمبلی کا الیکشن ہوا۔ اور یہ الیکشن متحدہ پنجاب کا وہ آخری اور معرکۃ الآراء الیکشن تھا جس میں الیکشن کے نتیجے کے ذریعہ اس بات کا فیصلہ ہونا تھا۔ کہ آیا پنجاب کے مسلمان مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید میں ہیں۔ یا کہ اس کے خلاف ہیں۔ اور یہ کہ پاکستان کے بننے یا نہ بننے کے متعلق ان کی رائے کیا ہے؟

اس موقعہ پر جماعت احمدیہ نے بھی بٹالہ کی تحصیل سے چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے کو بطور امیدوار کھڑا کیا تھا۔ اور چونکہ یہ خاکسار اس وقت جماعت کی طرف سے بٹالہ کی الیکشن کا انچارج تھا۔ اور اتفاق سے میں اس وقت ناظر اعلیٰ بھی تھا۔ اس لئے اس الیکشن اور اس کے بہت سے حالات اس وقت تک میرے ذہن میں بڑی حد تک تازہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس الیکشن میں چوہدری فتح محمد صاحب کو نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ اور ان کے اپنے یونینسٹ حریف کو شکست دیکر مسلم لیگ کی مضبوطی کا باعث بن گئے اس تمہید کے بعد میں اپنا اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔ جو ہندوؤں اور سکھوں کی باہمی سازباز سے تعلق رکھتا ہے۔ پنجاب کی جس جنرل الیکشن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اس الیکشن میں بٹالہ کی تحصیل میں جو سکھ نمائندہ کامیاب ہوا تھا۔ اس کا نام سردار دریام سنگھ تھا۔ سردار صاحب پنجاب کی مشہور اکالی پارٹی کے ٹکٹ پر کامیاب ہوئے تھے۔ اور چونکہ طبعاً ایک علاقہ کے ممبروں کا باہم رابطہ ہوتا ہے۔ اور سیاسی لحاظ سے یہ زمانہ بھی ایک خاص نوعیت کا زمانہ تھا جس میں مختلف پارٹیوں کے جوڑ توڑ بڑے زور پر تھے۔ اس لئے سردار دریام سنگھ صاحب مذکور نے غالباً ہونے والی ملکی تقسیم کے آثار دیکھ کر چوہدری فتح محمد صاحب سیال احمدی کے ساتھ تعلقات بڑھانے شروع کئے اور اس بہانہ سے قادیان آنا جانا شروع کر دیا۔ اور چونکہ چوہدری فتح محمد صاحب تبلیغ کا نہایت شوق رکھتے تھے۔ انہوں نے بھی اس تعلق کو غنیمت جانا۔ اور آخرکار سردار دریام سنگھ صاحب کی خواہش پر چوہدری صاحب انہیں ایک دفعہ مجھے ملانے کے لئے میرے مکان پر بھی لے آئے۔ میں نے پہلی ملاقات میں ہی محسوس کر لیا کہ سردار دریام سنگھ گو بظاہر بہت سادہ مزاج اور دیہاتی رنگ کے انسان نظر آتے تھے۔ مگر اندر سے کافی گہرے اور اپنی قوم اور پارٹی کے مفاد کو ہر رنگ میں اور ہر حیلے سے ترقی دینے کا زبردست جذبہ رکھتے تھے۔

ان ایام میں چونکہ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے ملکی اور بین الاقوامی معاملات میں پنجاب کے مسلمانوں کی عمومی اور اپنے ہمسایہ شہر امرتسر کے مسلمانوں کی خصوصی امداد کی جا رہی تھی۔ اور انہیں قومی حقوق کی حفاظت کے لئے حسب حالات ضروری مشورہ دیا جا رہا تھا۔ اور یہ بات طبعاً اس وقت کے ماحول میں ہندوؤں اور سکھوں کو ناگوار تھی۔ اس لئے ایک دن سردار دریام سنگھ صاحب نے مجھے باتوں باتوں میں کہا کہ آپ کی جماعت دوسرے مسلمانوں کے معاملات میں کیوں دلچسپی لیتی ہے۔ اور ان کی کیوں امداد کرتی ہے؟ میں نے کہا سردار صاحب یہ تو کوئی پوچھنے والی بات نہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں۔ اور ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے عام قومی اور سیاسی مفاد ایک ہی ہیں۔ اس لئے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا اور حسب حالات ایک دوسرے کو مشورہ دینا ایک طبعی امر ہے۔ سردار صاحب نے کہا میں نے تو سنا ہے کہ آپ کے اور دوسرے مسلمانوں کے مذہبی عقائد میں بڑا فرق ہے۔ اور انہوں نے آپ کے خلاف کفر کا فتوے بھی دے رکھا ہے۔ اور شائد آپ بھی انہیں سچا مسلمان نہیں سمجھتے۔ تو پھر اس اتحاد اور جوڑ توڑ کے کیا معنے ہیں؟ میں نے کہا بعض عقائد میں بے شک اختلاف ہے۔ مگر بہرحال ہمارے مذہب کا بنیادی کلمہ تو ہر دو فریق کا ایک ہی ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ہمارے سیاسی اور عام قومی مفاد بھی یقیناً متحد ہیں۔ اس لئے ہم اس قسم کے ملکی اور قومی معاملات میں دوسرے مسلمانوں سے کس طرح الگ ہو سکتے ہیں؟ سردار صاحب ہوشیار آدمی تھے۔ میرے اس جواب پر یونہی رسمی رنگ میں ہاں ہوں کر کے خاموش ہو گئے لیکن اس کے بعد بھی ان کا قادیان اور اس کے ماحول میں آنا جانا جاری رہا۔ کیونکہ یہ علاقہ ان کے حلقہ انتخاب میں شامل تھا اور قادیان اور اس کے گرد و نواح میں سکھ بھی کافی آباد تھے۔ بلکہ چونکہ اس علاقہ میں ہندو بہت تھوڑے تھے۔ اور اس علاقہ کا ہندو ممبر غالباً ایک وسیع تر علاقہ کا نمائندہ تھا۔ اس لئے اس علاقہ میں اس وقت گویا ہندوؤں کے نمائندہ بھی عملاً سردار صاحب مذکور ہی تھے۔

چند دن کے بعد سردار دریام سنگھ صاحب پھر قادیان آئے اور مجھے مل کر فرمانے لگے کہ میں نے بہت سوچا ہے۔ مجھے آپ کا اور دوسرے مسلمانوں کا کوئی مشترکہ مفاد نظر نہیں آتا۔ آپ کی جماعت خواہ مخواہ امرتسر اور دیگر مقامات کے مسلمانوں کی مدد کر کے اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ کیونکہ موجودہ حالات میں آپ کو انجام کار نقصان پہنچنا یقینی ہے۔ میں نے کہا ہم کوئی خلاف اخلاق بات نہیں کر رہے۔ اور انجام کار کے فائدہ اور نقصان کا علم تو خدا کو ہے۔ کہ ہمیں پہنچتا ہے یا یہ کہ آپ کو پہنچتا ہے۔ مگر بہرحال ہم اور دوسرے مسلمان قومی اور ملی اور سیاسی مفاد کے لحاظ سے ایک ہی ہیں۔ اور ہم انشاء اللہ ایک ہی کشتی میں رہیں گے خواہ خدانخواستہ یہ کشتی ڈوبے یا خدا کے فضل سے تیرتی ہوئی کنارے پر جا لگے۔ باقی اسلامی تعلیم کے ماتحت ہمارا یہ بھی اصول ہے۔ کہ جس حکومت کے ماتحت بھی ہم ہوں اس کے وفادار رہیں۔ مگر آپ کے قومی حالات کے پیش نظر میں آپ سے یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حالات میں آپکا اور ہندوؤں کا گٹھ جوڑ مجھے آپ کے لئے انجام کار کے لحاظ سے اچھا نظر نہیں آتا۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس گٹھ جوڑ کے نتیجہ میں سکھ قوم جو ہندوؤں کے مقابل پر بہت چھوٹی سی قوم ہے۔ بالآخر کمزور ہو کر ختم ہو جائے گی اور جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے اس وقت اپنا مضمون "خالصہ ہوشیار باش" بھی سردار صاحب کو دیا۔ اور انہیں سمجھایا۔ کہ سکھ قوم کے مفاد ہندوؤں کی نسبت مسلمانوں سے زیادہ قریب ہیں۔ اور ان کا عام قومی کیریکٹر بھی مسلمانوں سے زیادہ ملتا ہے۔ اور دونوں کے مذہب کا مرکزی نقطہ یعنے توحید بھی ایک دوسرے سے نسبتاً قریب تر ہے۔ اس لئے ملک کے اس نازک مرحلہ پر سکھوں کو جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے بلکہ بہت سوچ سمجھ کر اور اپنے قریب اور دور کے مفاد کا پوری طرح موازنہ کر کے قدم اٹھانا چاہیئے تا ایسا نہ ہو کہ کثیر التعداد ہندو قوم کی سیاست جو ایک بہت وسیع ملک پر پھیلی ہوئی ہے سکھوں کی چھوٹی سی قوم کے لئے نقصان کا باعث بن جائے۔ اور وہ کسی طرف کے بھی نہ رہیں۔ اس پر سردار صاحب خاموش ہو گئے۔ اور صرف اتنا کہا کہ میں نے ہمدردی کے خیال سے آپ کے ساتھ بات کی تھی آپ اسے سوچ لیں۔

اس کے بعد جب سردار دریام سنگھ صاحب مجھے آخری دفعہ ملے۔ تو اس وقت ملکی تقسیم کا وقت بالکل قریب آ چکا تھا۔ اسلئے جلد جلد بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر سردار صاحب صاف صاف دو ٹوک بات کرنا چاہتے تھے مجھ سے علیحدگی میں کہنے لگے کہ اب ملک بٹ رہا ہے اور آپکی جماعت کی پوزیشن بہت نازک ہے۔ مسلمان آپ کو اپنانے کے لئے تیار نہیں۔ پس آپ ان کی وجہ سے سکھوں اور ہندوؤں سے خواہ مخواہ بگاڑ رہے ہیں اور آئندہ کچھ معلوم نہیں ملک میں کیا حالات پیدا ہوں (غالباً ان کا اشارہ آئندہ ہونے والے فسادات کی طرف تھا) اس لئے میں آپ کی ہمدردی کے خیال سے کہتا ہوں کہ آپ مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر ہمارے ساتھ سمجھوتہ کر لیں۔ میں نے سردار صاحب کا اندرونہ معلوم کرنے کی غرض سے کہا فرمائیے وہ کیا سمجھوتہ ہے؟ سردار صاحب کہنے لگے ہم آپکی جماعت کو

قادیان اور اس کے ماحول میں ایک قسم کی نیم آزاد حکومت دینے کو تیار ہیں۔ جیسے کہ آج کل انگریزوں کے ماتحت ہندوستانی ریاستیں ہیں۔ اس طرح آپ عملاً آزاد بھی ہوں گے۔ اور ملک کے مجموعی مفاد سے بھی فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ اور سردار صاحب نے یہ بھی کہا۔ کہ میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ بلکہ بعض ذمہ دار لیڈروں کے اشارہ پر کہہ رہا ہوں۔ میں نے جواب دیا۔ سردار صاحب آپ ہمیں معاف فرمائیں۔ ہم دوسرے مسلمانوں کے ساتھ غداری کر کے آپ کے ساتھ جوڑ نہیں ملا سکتے۔ پس میرا مشورہ آپ کو یہ ہے کہ آپ اس ناکام کوشش پر مزید اصرار نہ کریں۔ ہاں جو کچھ میں نے آپ سے کہا ہے۔ کہ آپ اس موقع پر ہندو قوم کے ساتھ شامل ہو کر گھاٹے میں رہیں گے۔ اس پر ضرور غور فرمائیں کیونکہ موجودہ حالات میں مجھے سکھ قوم کا مستقبل اچھا نظر نہیں آتا۔ اور ویسے اہل وطن ہونے کی بنیاد پر ہم ہندوؤں کو بھی غیر نہیں سمجھتے۔ اور سب کے ساتھ انصاف کے متمنی ہیں۔ اور علیٰ قدرِ مراتب سب کے خیر خواہ ہیں۔

اس پر ہماری یہ دلچسپ گفتگو ختم ہو گئی۔ اس کے بعد نہ تو مجھے سردار دربام سنگھ صاحب کبھی ملے اور نہ ہی مجھے ان کے حالات کا علم ہو سکا۔ کیونکہ بہت جلد فسادات شروع ہو گئے۔ اور ان فسادوں میں جو کچھ ہونا تھا۔ وہ ہوا۔ جس پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ملکی تقسیم کے نتائج ہندو پاکستان کی تاریخ کا ایک کھلا ہوا ورق ہیں۔ جو کسی واقف کار کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ اور نہ ہی اس وقت اس کے متعلق کچھ لکھنا مناسب ہے۔

و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم
خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۰ فروری ۱۹۵۵ء

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبر و استقلال اور وفاداری کے ساتھ قدم رکھو

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا یہ بھی ایک پہلو ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس امت میں بڑی بڑی استعدادیں رکھ دی ہیں۔ یہاں تک کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل بھی حدیث میں آیا ہے۔ اگرچہ محدثین کو اس پر جرح ہو۔ مگر ہمارا نورِ قلب اس حدیث کو صحیح قرار دیتا ہے۔ اور ہم بغیر چون و چرا کے اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور کسی بزرگ نے بذریعہ کشف بھی اس حدیث کا انکار نہیں کیا۔ بلکہ اگر کچھ کیا ہے۔ تو تصدیق ہی کی ہے۔ اس حدیث کے یہ معنے نہیں کہ میری امت کے علماء ظاہری بنی اسرائیل کے نبیوں جیسے ہیں۔ علماء کے لفظ سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے۔ بعض لوگ الفاظ پر اڑ بیٹھتے ہیں۔ اور ان کے معانی کی تہ تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ قرآن شریف کی تفسیر میں مقابلہ نہیں کر سکتے۔

یاد رکھو کہ عالم ربانی سے یہ مراد نہیں ہوا کرتی۔ کہ وہ صرف و نحو یا منطق میں بے مثل ہو۔ بلکہ عالم ربانی سے مراد وہ شخص ہوتا ہے۔ جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اور اس کی زبان بیہودہ نہ چلے...... قرآن شریف میں تو علماء کی یہ صفت بیان کی گئی ہے۔ انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہیں۔ جو علماء ہیں۔ اب یہ دیکھنا ضروری ہوگا۔ کہ جن لوگوں میں یہ صفات خوف و خشیت اور تقویٰ اللہ کی نہ پائی جائیں۔ وہ ہرگز ہرگز اس خطاب سے پکارے جانے کے مستحق نہیں ہیں۔

اصل میں علماء عالم کی جمع ہے۔ اور علم اس چیز کو کہتے ہیں۔ جو یقینی اور قطعی ہو۔ اور سچا علم قرآن شریف سے ملتا ہے۔ یہ نہ یونانیوں کے فلسفہ سے ملتا ہے۔ نہ حال کے انگلستانی فلسفہ سے۔ بلکہ یہ سچا ایمانی فلسفہ قرآن کریم کے طفیل سے ملتا ہے۔ مومن کا کمال اور معراج یہی ہے۔ کہ وہ علماء کے درجے کو پہنچے۔ اور اسے حق الیقین کا وہ مقام حاصل ہو۔ جو علم کا انتہائی درجہ ہے۔ لیکن جو لوگ علوم حقہ سے بہرہ ور نہیں ہیں۔ اور معرفت اور بصیرت کی راہیں ان پر کھلی ہوئی نہیں ہیں۔ وہ گو اپنے منہ سے اپنے آپ کو عالم کہیں۔ مگر فی الحقیقت ایسے لوگ علم کی خوبیوں اور صفات سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ اور وہ روشنی اور نور جو حقیقی علم سے ملتا ہے۔ ان میں بالکل پایا نہیں جاتا۔ بلکہ ایسے لوگ سراسر خسارہ اور نقصان میں ہیں۔ یہ اپنی آخرت دخان اور تاریکی سے بھر لیتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ من کان فی ھٰذہٖ اعمٰی فھو فی الآخرۃ اعمٰی۔ جو آدمی اس دنیا میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا اٹھایا جائے گا۔ یعنی جس کو یہاں علم بصیرت اور معرفت نہیں دی گئی۔ اسے وہاں کیا علم ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے والی آنکھ اسی دنیا سے لے جانی پڑتی ہے۔ جو آدمی یہاں ایسی آنکھ پیدا نہیں کرتا۔ اسے یہ توقع نہ رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کو آخرت کے دن دیکھ لے گا۔

لیکن جن لوگوں کو سچی معرفت اور بصیرت دی جاتی ہے۔ اور وہ علم جس کا نتیجہ خشیۃ اللہ ہے۔ عطا کیا جاتا ہے۔ وہ وہی لوگ ہیں۔ جن کو اس حدیث میں انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے سچے علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآن شریف میں اس امت کو دیا ہے۔ جو شخص ان حقائق اور معارف کو پا لیتا ہے۔ جو قرآن شریف میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور جو محض حقیقی تقویٰ اور خشیۃ اللہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ اسے وہ علم ملتا ہے۔ جو اس کو انبیاء بنی اسرائیل کا مثیل بنا دیتا ہے۔ ہاں یہ بات بالکل سچ ہے۔ کہ ایک شخص کو جو ہتھیار دیا گیا ہے۔ اگر وہ اس سے کام نہ لے۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ نہ کہ اس ہتھیار کا۔ اس وقت دنیا کی یہی حالت ہو رہی ہے۔ مسلمانوں نے باوجودیکہ قرآن شریف جیسی بے مثل نعمت ان کے پاس تھی۔ جو ان کو ہر گمراہی سے نجات بخشتی اور ہر تاریکی سے نکالتی ہے۔ لیکن انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اور اس کی پاک تعلیموں کی کچھ پروا نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اسلام سے بالکل دور جا پڑے ہیں۔ یہاں تک کہ اب اگر حقیقی اسلام ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ تو چونکہ وہ اس سے بکلی بے خبر اور غافل ہیں۔ اس لیے وہ حقیقی مومن کو بھی کافر کہہ دیتے ہیں۔

بہت سے لوگ ہیں جو اوباشانہ اور عیاشانہ حالات زندگی رکھتے ہیں۔ اور وہ دنیا کا فخر دنیا کی عزت اور املاک و دولت چاہتے ہیں۔ اسی قسم کی آرزوؤں اور تمناؤں اور ان کے پورا کرنے کی تدبیروں اور تجویزوں میں ہی اپنی عمر کھو بیٹھتے ہیں۔ ان کی آرزوؤں کی انتہا نہیں ہوتی۔ کہ پیغام موت آ جاتا ہے۔ اب ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے قویٰ تو دیئے تھے مگر انہیں قویٰ سے اگر کام لیتے۔ تو حق کو پا لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے تو کسی سے بخل نہیں کیا۔ لیکن ایسے لوگ خود قویٰ سے کام نہیں لیتے۔ یہ ان کی اپنی بدبختی ہے۔ نیک بخت اور مبارک ہے وہ شخص جو ان خداداد قویٰ سے کام لے۔ بہت سے آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ جب ان کو کہا جاتا ہے۔ کہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اس کے اوامر کی پیروی کرو۔ اور نواہی سے پرہیز کرو تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے کیا ولی بننا ہے۔ اس قسم کا کلمہ میرے نزدیک کلمہ کفر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدگمانی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور کیا کمی ہے اس کے پاس سرکار کی طرح کوئی محدود نوکریاں تو نہیں۔ جو ختم ہو جائیں۔ بلکہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلقات پیدا کر لے۔ وہ ان فیوض سے بہرہ ور ہو سکتا ہے۔ جو پہلے راستبازوں کو دیئے گئے تھے۔

؎ بر کریماں کارہا دشوار نیست۔ اللہ تعالیٰ نے جو اپنے محبوب بندوں کا نام ولی رکھا ہے۔ تو کیا ولی بننا خدا تعالیٰ کے نزدیک مشکل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ اس کے نزدیک بہت سہل امر ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ انسان راستی کے ساتھ اس کی راہ میں قدم رکھنے والا ہو۔ اور اس کے راستے میں صبر و استقلال اور وفاداری کے ساتھ چلنے والا ہو۔ کوئی دکھ اور تکلیف اور مصیبت اس کے قدم کو ڈگمگا نہ سکے۔"

(ملفوظات)

ضروری اعلان

حسب سابق مبلغین سلسلہ احمدیہ مہربانی کر کے رمضان المبارک میں اپنے اپنے مرکز میں قیام کریں۔ اور قرآن کریم کا درس دیں۔ احباب جماعت کو تحریک کی جائے۔ کہ رمضان المبارک کے برکات و فیوض سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ درس قرآن کریم میں تمام افراد بچگان و مستورات شامل ہوں۔ مناسب ہوگا اگر احباب درس قرآن کریم اور دیگر ضروری مسائل کے نوٹ لینے کے لیے نوٹ بکیں بنا لیں۔ یہ نوٹ قرآن کریم سمجھنے کے لیے بعد میں نہایت مفید ثابت ہوں گے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

تحریک حج کے رکنیت فارم

سیالکوٹ کی جماعتوں کی سہولت کے لیے تحریک حج کے رکنیت فارم ایک احمدی دوکاندار قریشی محمد مطیع اللہ صاحب مالک دوکان قریشی برادرز کتب و سٹیشنری ڈیلر کنک منڈی سیالکوٹ شہر کے پاس رکھوائے گئے ہیں۔ خواہشمند احباب وہاں سے فارم حاصل کر کے تحریک حج میں حصہ لیں۔ (خاکسار مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار کا بیٹا سیکنڈ ایر کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کامیابی اور صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شاد محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

خدا کے راستہ میں خرچ کیا ہؤا مال ہمارے کام آئے گا

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ فرما چکے ہیں کہ جو لوگ اس جہاد میں پہلے شریک ہوئے وہ السابقون الاولون ہیں۔ ان کی ہی ۱۹ سالہ فہرست کتاب میں شائع ہو رہی ہے اور اس کا بہت بڑا حصہ تیار ہو چکا ہے۔ بعض احباب کے ذمہ بعض سالوں کا بقایا ہے۔ جس کی اطلاع دفتر انیسویں سال میں شامل ہونے والوں کو دے چکا ہے سوائے بیرونی ممالک کے۔ لیکن بقایا داران میں وہ بھی ہیں جو باوجود اطلاع کرنے کے اور اعلان پر اعلان کرنے کے خاموش ہیں نہ رقم بقایا دیتے ہیں اور نہ جواب دیکر کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ ان کا نام فہرست سے نکل جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جب السابقون الاولون کی ۱۹ سالہ پہلی فہرست شائع ہو جائے گی اور ہر ایک اشاعت اسلام میں مدد دینے والے کے ہاتھ میں ہو گی۔ اور ہر ایک لائبریری میں پہنچ جائے گی تو ایسے بقایا دار کف افسوس ملیں گے اور زبان حال سے کہیں گے کہ کاش تحریک جدید کا بقایا ادا کر دیا ہوتا۔ خواہ تنگی اور مالی مشکلات بھی تھے۔

احباب یاد رکھیں کہ ابھی تھوڑا سا وقفہ اس ندامت اور دل کی حسرت کے ازالہ کا ہے۔ اسی میں بقایا ادا کریں اور السابقون الاولون کے بقایا دار حضور کا ارشاد پڑھیں۔

(۱) ”یاد رکھو! یہ اموال ہمیشہ نہیں رہیں گے اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہیں گی۔ کوئی انسان ہمیشہ زندہ نہیں رہتا۔ ہم بھی اپنی زندگیاں بسر کر کے خدا کے پاس جانے والے ہیں۔“

(۲) ”یہ تنگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی۔ ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائیں گی۔“

(۳) ”یہاں کھایا ہوا ہمارے کام نہیں آئے گا۔ جو خدا کے راستہ میں خرچ کیا ہو گا وہی ہمارے کام آئیگا۔ پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کیلئے آگے بڑھو۔“

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

بعض رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتیں اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ چندہ تحریک خاص اور چندہ سفر امریکہ و یورپ ایک ہی تحریک یا چندہ کے دو مختلف نام ہیں۔ یعنی تحریک خاص میں چندہ سفر امریکہ و یورپ شامل ہے یہ درست نہیں ہے۔

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ تحریک خاص کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۵۴ء میں تین سال کے لئے جاری فرمایا تھا اور موصی احباب کے لئے اس کی شرح دو پیسے فی روپیہ اور غیر موصیوں کے لئے ایک پیسہ فی روپیہ مقرر کرتے ہوئے حضور نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا تھا۔ چندہ سفر امریکہ طوعی چندہ ہے۔ جس کی تحریک خود احباب جماعت کی طرف سے مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء میں پیش ہوئی تھی۔ اس وقت اس خرچ کا اندازہ ۷۵۰۰۰ روپے لگایا گیا تھا۔ جس کے پیش نظر جماعت نے کچھ نقد رقم ادا کی اور کچھ وعدہ جات لکھوائے۔ اس وقت تک اس مد میں کل وصولی ۴۱۲۸۳ روپے ہوئی ہے۔ اب بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے سفر یورپ پر خرچ کا اندازہ دو لاکھ روپے سے بھی زائد لگایا گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو اس تحریک کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ یہ رقم جلد از جلد پوری ہو جائے۔ حضور نے اپنے پیغام ۱۳ مارچ ۱۹۵۵ء میں بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔

ناظر بیت المال ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) خاکسار کو بائیں پھیپھڑے میں ٹی۔بی کا شبہ بتایا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

غلام حسین خاں ہیڈ سارٹر ملتان

(۲) بندہ کی والدہ صاحبہ کی آنکھوں کا اپریشن کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مقصود احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈگری گھمناں ڈاکخانہ جودھا ضلع سیالکوٹ

(۳) میرے بڑے بھائی عبدالرحیم صاحب صراف (سابق پھیرو چیچی) جڑانوالہ ضلع لائلپور عرصہ دو سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

عبداللطیف چک $\frac{71}{R.B}$ بیدیانوالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور

چندہ حفاظت مرکز کے وعدہ جات پورے کرنیوالے احباب

جن احباب نے حفاظت مرکز کے وعدے پورے کر دیئے ہوئے ہیں یا اب پورے کئے ہیں ان کے اسماء گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو جنہوں نے یہ وعدے ابھی تک ادا نہیں کئے اب جلد توفیق عطا فرمائے کہ وہ بھی یہ وعدے جلد ادا کر کے اس کی بارگاہ میں سرخرو ہوں۔ (ناظر بیت المال)

نام وعدہ پورا کرنے والے احباب	رقم
چوہدری عبدالحمید صاحب انجینئر سیمنٹ ورکس سابق واہ حال روہڑی	۲۵۰-۰-۰
قریشی محمد عبداللہ صاحب دفتر محاسب	۴۹-۸-۰
قاضی محمد عبداللہ صاحب سابق ناظر ضیافت	۱۵۰-۰-۰
مکرم مولا بخش صاحب سابق باورچی لنگر خانہ قادیان	۶۵-۰-۰
عبدالغفور صاحب سابق نان پز لنگر خانہ قادیان	۲۲-۷-۰
ابراہیم صاحب سابق چوکیدار 〃 〃	۲۱-۰-۰
عبداللہ صاحب سابق سقہ 〃 〃	۱۰۰-۰-۰
محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم سابق ہیڈ ماسٹر	۵۰۰-۰-۰
چوہدری محمد حنیف صاحب سابق ضلع جالندھر	۱۲-۰-۰
محترمہ خیراں بی بی صاحبہ 〃 〃	۱۰-۰-۰
نیاز محمد صاحب سابق ستھیانہ ضلع ہوشیارپور	۶-۰-۰
اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالواحد صاحب سابق شام چوراسی	۱۰۰-۰-۰
ملک ممتاز علی صاحب سابق فیروزپور شہر	۴۰۰-۰-۰
اہلیہ صاحبہ ملک ممتاز علی صاحب 〃 〃	۸۰-۰-۰
مکرم محمد اسحاق صاحب سابق فرید کوٹ	۷۵-۰-۰
عبدالکریم صاحب 〃 〃	۲۲-۰-۰
چوہدری امام الدین صاحب سابق کوٹ کپورا	۳۷-۰-۰
شیخ عبدالرحمن صاحب سابق جالندھر شہر	۱۰۰-۰-۰
رقیہ بیگم صاحبہ 〃 〃 〃	۱-۰-۰
مکرم حیدر علی صاحب سرالی سابق ضلع جالندھر	۸۸-۰-۰
عبدالحکیم صاحب سابق سنگھوعہ ضلع جالندھر	۶-۰-۰
چوہدری محمد بخش صاحب سابق پھمیاں ضلع ہوشیارپور	۸-۰-۰
پیر غلام محمد صاحب 〃 〃 〃	۹-۰-۰
حکیم علی احمد صاحب 〃 〃 〃	۲۹-۰-۰
حمید اللہ صاحب سابق ستھیانہ ضلع ہوشیارپور	۱۴-۹-۰
احمد علی صاحب سابق بیرم پور ضلع ہوشیارپور	۳۳-۰-۰
غلام جیلانی صاحب سابق بیرم پور	۱۰-۰-۰
عبداللطیف خانصاحب مدرس سڑوعہ ضلع ہوشیارپور	۹۷-۰-۰
اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالحمید صاحب نمبردار سابق ہوشیارپور	۱۵-۰-۰
سید سردار حسین شاہ صاحب افسر تعمیرات	۱۴۰-۰-۰
چوہدری ولدار احمد صاحب موضع کوٹ محمد یار ضلع ملتان	۱۰۰-۰-۰

اعلان ضروری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بر موقعہ مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ آئندہ تین سال کیلئے ہر موصی اپنے وصیت کے چندہ کے علاوہ اپنی آمد پر دو پیسے فی روپیہ اور ہر چندہ عام ادا کرنے والا چندہ عام کے علاوہ اپنی آمد پر ایک پیسہ فی روپیہ بطور لازمی چندہ ادا کرے جو ”تحریک خاص“ کی مد میں جمع ہو۔ مگر دیکھا گیا کہ اکثر سیکرٹریان مال ”تحریک خاص“ کی وصولی پورے طور پر نہیں کر رہے۔ بدیں وجہ ان کو بار بار یاد دہانی کرانی پڑتی ہے۔ تمام امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال و محصل صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ دوستوں پر اس چندہ کی اہمیت اچھی طرح واضح فرما کر باقاعدگی سے اس چندہ کی وصولی کا التزام فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال ربوہ

سوئی سے کراچی تک پائپ لائن کی تعمیر مکمل ہوگئی

اگست سے کراچی اور اسکے مضافات کی صنعتوں کو سوئی گیس ملنے لگے گی

کراچی ۱۹ اپریل۔ سوئی سے کراچی تک مین پائپ لائن کی تعمیر کل مقررہ میعاد سے بائیس روز قبل ہی مکمل ہوگئی۔ جبکہ ایر وکلب میں کل ایک منتخب اجتماع کے روبرو پائپ لائن پر آخری جوڑ لگایا گیا۔ سوئی گیس کے منصوبہ کے اس پہلے مرحلہ کی تکمیل میں ۱۶۸ دن تک کم وبیش ۱۶ سو مزدوروں نے مسلسل کام کیا ہے۔ اور کبھی کبھی مزدوروں کی تعداد پانچ پانچ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ اس سال اگست ۱۹۵۵ء سے جب کراچی اور کراچی کے نواح میں بعض بڑی صنعتوں کو سوئی گیس کے ذریعہ چلانا شروع کیا جائے گا۔ توتوقع ہے کہ اس سے ۲ کروڑ ۴۲ لاکھ ۳۰ ہزار سالانہ زرِمبادلہ کی بچت ہوگی۔ یہ پائپ لائن جس راہ سے گزری ہے۔ وہ راہ دنیا بھر میں عجیب وغریب راہ قرار دی گئی ہے۔ کیونکہ سوئی سے کراچی تک ہر قسم کے جغرافیائی حالات سے گزرنا پڑا ہے۔ یہ دلدلی زمین صحرا پہاڑی علاقوں اور سرسبز شاداب میدانوں سے گذری ہے۔ اسے پانچ دریاؤں اور ایک درجن سے زیادہ بڑی نہروں کو پار کرنا پڑا ہے۔ اس تقریب میں مسٹر اے۔ ٹی نقوی چیف کمشنر کراچی مسٹر وقار احمد مشیر مالیات حکومت پاکستان۔ مسٹر نصیر اے شیخ ڈائرکٹر پاکستان انڈسٹریل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن اور چند دوسرے ممتاز افراد نے شرکت کی۔

بھارتی مسلمانوں کے خلاف ایک اور اقدام

نئی دہلی ۱۹ اپریل۔ بھارت میں متروکہ املاک کے کسٹوڈین کے دفاتر سے متعدد شہروں میں اس ماہ کے شروع میں مسلمانوں کی ایک خاصی تعداد کو نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔ جن میں کہا گیا ہے۔ کہ وہ وجہ بتائیں کہ کیوں نہ انہیں تارک وطن قرار دے کر ان کی املاک کو متروکہ املاک قرار دے دیا جائے۔ اس قسم کے نوٹسوں کی متعدد اطلاعات دہلی الجمعیۃ نے شائع کی ہیں۔ یہ نوٹس اس امر کے پیش نظر جاری کئے گئے ہیں۔ کہ بھارت کے متروکہ املاک کے قانون کی میعاد ۷ اپریل کو ختم ہورہی تھی۔ اس اقدام سے عام مسلمانوں میں بڑا ہیجان پھیل گیا ہے۔ اخبارات میں چھپنے والی ایسی اطلاعات زیادہ تر دہلی اجین [illegible] وغیرہ سے متعلق ہیں۔

[illegible] جاگیرداری کی تنسیخ

عارضی حکم امتناعی جاری کردیا گیا

کراچی ۱۹ اپریل۔ سندھ چیف کورٹ کے مسٹر جسٹس انعام اللہ نے ایک عارضی حکم جاری کرکے حکومت سندھ کو صوبہ میں جاگیرداری ختم کرنے کی کارروائی جاری رکھنے کی ممانعت کردی ہے۔ یہ حکم میر غلام جعفر خاں تالپور کی طرف سے پیش کردہ درخواست کے سلسلہ میں جاری کیا گیا ہے۔ اس درخواست میں عدالت سے التجا کی گئی تھی۔ کہ وہ جاگیرداری کی تنسیخ کے سلسلہ میں حکومت سندھ کے فیصلہ کو ناجائز قرار دے۔ اور اس سلسلہ میں ہر قسم کی کارروائی روک دے۔

آزاد کشمیر کی موجودہ حیثیت متاثر نہیں ہوگی

راولپنڈی ۱۹ اپریل۔ پاکستان کے وزیر امور کشمیر سردار ممتاز علی خاں نے بتایا ہے۔ کہ مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بنانے سے آزاد کشمیر کی موجودہ حیثیت کسی صورت میں متاثر نہیں ہوگی۔ سردار ممتاز علی خاں نے ایک نامہ نگار کو بتایا۔ کہ آزاد کشمیر میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انتخابات کرانے کا منصوبہ ترک نہیں کیا گیا۔

رمضان میں چینی کا دگنا کوٹہ

لاہور ۱۹ اپریل۔ حکومت پنجاب نے رمضان المبارک کی ضروریات کے پیش نظر مسلمانوں کے لئے کھانڈ کا کوٹا دگنا کردیا ہے۔ جو اس ماہ کسی بھی وقت لیا جاسکے گا۔

کشمیر میں آزاد رائے شماری کی جائے

بنڈونگ کانفرنس کے مندوبین سے مطالبہ

نئی دہلی ۱۹ اپریل۔ مقبوضہ کشمیر میں بخشی حکومت کے مخالف نیشنل کانفرنس کے کارکنوں کی جماعت "کشمیر کا محاذِ استصواب" نے ایشیائی افریقی کانفرنس کے مندوبین کے نام ایک گشتی مراسلہ میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ ریاست جموں وکشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کرائی جائے۔ دنیا کے تمام امن اور حریت پسند عناصر سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ اس ریاست کے بدنصیب اور تباہ حال عوام کو موجودہ برسراقتدار حکمران ٹولے کے ظلم وستم سے نجات دلائی جائے۔ اور کشمیر کے بحران کو ختم کرنے کے لئے موثر کوشش کی جائے۔ جس سے دنیا کے امن کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ مکتوب میں اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کی اہمیت کے پیش نظر اسے ایشیائی افریقی کانفرنس کے ایجنڈا میں رکھا جائے۔

کراچی ۱۹ اپریل۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند نے حکومت پاکستان سے ایک پیغام میں ان واقعات پر اظہار افسوس کیا ہے۔ جو حال ہی میں پاکستان کے خلاف افغانستان میں رونما ہوئے ہیں۔

گورنر جنرل کے استصواب ایمنے فیڈرل کورٹ نے عبوری حکم جاری کردیا

ماتحت عدالتیں ہنگامی اختیارات کے آرڈیننس کے جواز کے بارے میں کوئی کارروائی نہ کریں

لاہور ۱۹ اپریل۔ فیڈرل کورٹ آف پاکستان نے تمام ماتحت عدالتوں کو اس بات سے روک دیا ہے کہ وہ اس وقت تک گورنر جنرل کے ہنگامی اختیارات کے آرڈیننس کے جواز یا عدم جواز کے بارے میں قابل نفاذ ڈگریاں۔ فیصلے اور حکمیہ پروانے جاری نہ کریں۔ جب تک کہ فیڈرل کورٹ گورنر جنرل کی طرف سے پیش کردہ ان سوالوں پر اپنی رپورٹ نہ دیدے جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۲۱۳ کے تحت مشورے کے لئے بھیجے گئے ہیں کل فیڈرل کورٹ کی فل بنچ نے ایک عبوری حکم جاری کیا ہے کہ گورنر جنرل کے اعلان مجریہ ۱۶ اپریل اور آرڈیننس ۱۳ مجریہ ۱۴ ء ۱۹۵۵ء کے متعلق بھی کارروائی نہ کی جائے۔

حکم میں مزید کہا گیا ہے کہ قبل ازیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ مذکورہ شیڈول میں جو قوانین شامل ہیں وہ سب ناجائز ہیں ان پر عملدرآمد روک دیا جائے۔ یہ احکام زیر بحث سوالات پر فیڈرل کورٹ کی رپورٹ کے ایک ہفتہ بعد تک قابل عمل رہیں گے۔ فل بنچ چیف جسٹس مسٹر محمد منیر جسٹس ابو صالح محمد اکرم جسٹس کارنیلیس جسٹس محمد شریف اور جسٹس ایس اے رحمان پر مشتمل تھی۔ فیڈرل کورٹ نے اپنے حکم میں تجویز کیا ہے کہ ان سوالات کے متعلق بھی کورٹ کی رائے طلب کی جائے کہ کیا گورنر جنرل دستور ساز اسمبلی توڑنے میں حق بجانب تھے اور کیا مجوزہ دستوری کنونشن دستور ساز اسمبلی کے ان اختیارات کو جو اسے انڈین انڈیپنڈنس ایکٹ کے تحت حاصل ہیں استعمال کرنے کی مجاز ہے؟ حکم میں کہا گیا ہے کہ اگر ان سوالات کے متعلق رائے طلب نہ کی گئی تو قبل ازیں جو مشورہ طلب کیا گیا ہے اسے بھی بغیر جواب دئے واپس بھیجا جاسکتا ہے کیونکہ ان کے بغیر یہ احتمال باقی رہتا ہے کہ کوئی شخص کسی وقت بھی ان کے درست ہونے کے بارے میں استفسار کرسکتا ہے۔

ایئر انڈیا کے طیارے کی تباہی

سٹور روم میں دھماکے سے ہوئی؟

نئی دہلی ۱۹ اپریل۔ گزشتہ پیر کو جنوبی چین کے سمندر میں ایئر انڈیا کا جو انٹرنیشنل کانسٹی لیشن طیارہ گر کر تباہ ہوگیا تھا۔ اس میں سے بچے ہوئے ایک آدمی کے بیان پر معتبر انڈونیشی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جہاز سامان والے کمرے میں دھماکے سے تباہ ہوا ہے۔ ایک نامہ نگار نے اطلاع دیتے ہوئے بتایا ہے کہ حادثہ کی وجہ کی تحقیقات انڈونیشی حکومت کر رہی ہے اور یہ یقین کیا جاتا ہے کہ طیارے کی تباہی ایک منظم سازش کا نتیجہ تھی

خلیج بنگال میں زبردست طوفان

کاکس بازار (مشرقی پاکستان)

۱۹ اپریل۔ ساحلی علاقے سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ خلیج بنگال میں طوفان کے باعث سترہ سے زیادہ افراد غرقاب ہوگئے ہیں۔ ساحلی علاقے میں شدید نقصان پہنچا ہے۔

پروفیسر آئن سٹائن کا انتقال

پرنسٹن ۱۹ اپریل۔ مشہور سائنسدان اور ماہر طبیعات ۷۶ سالہ ڈاکٹر پروفیسر آئن سٹائن کل یہاں انتقال کر گئے وہ ۱۹۳۳ء میں نظریاتی طبیعات اور سائنس کی ترقی کے ادارے سے مستقل رکن تھے۔

گورنر جنرل کے اختیارات سے متعلق درخواست

ڈھاکہ ۱۹ اپریل۔ ڈھاکہ ہائیکورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے جس کی صدارت چیف جسٹس مسٹر جسٹس امیر الدین نے کی دفعہ ۹۲ (الف) کے تحت گورنر جنرل کے اختیارات سے متعلق درخواست کی سماعت ملتوی کردی۔ جس میں گورنر جنرل کے اختیارات کو چیلنج کیا گیا ہے کہ آئینی طور پر دفعہ ناجائز ہے۔

امرتسر میں بھارتیوں کو سترہ ہزار ویزے جاری کئے جاچکے ہیں

امرتسر ۱۹ اپریل۔ یہاں پاکستان کے خاص ویزا آفس سے مغربی پنجاب میں ہاکی میچوں کے لئے گیارہ ہزار بھارتیوں کو ویزے جاری کئے گئے اور اب جاری شدہ کل ویزوں کی تعداد سترہ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

حکومت کے خلاف خضر حیات کا دعویٰ

سرگودھا ۱۹ اپریل۔ متحدہ پنجاب کے سابق وزیر اعظم ملک خضر حیات خاں ٹوانہ نے سینئر سول جج سرگودھا کی عدالت میں وفاق پاکستان اور صوبہ پنجاب کے خلاف ایک درخواست دائر کی ہے جس میں اپنے بنگلہ کے لئے ۴۵۹۸۵ روپے کا معاوضہ طلب کیا گیا ہے۔

کھوکھرا پار کے راستے مہاجرین کی آمد

کراچی ۱۹ اپریل۔ کھوکھرا پار کے راستے آنے والے مہاجرین کی آمد کا سلسلہ ابھی جاری ہے چنانچہ ۱۷ اپریل کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران (ص) ۱۸۱۴ مہاجرین مغربی پاکستان میں داخل ہوئے۔

بنڈونگ کانفرنس میں مسٹر محمد علی کی تقریر کا خیر مقدم

"وزیر اعظم کی تقریر مدبرانہ ٹھوس اور پُر مغز تھی"

بنڈونگ ۲۰ اپریل۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے ایشیائی افریقی کانفرنس میں عالمی امن کے قیام کے متعلق جو سات اصول پیش کئے ہیں۔ نمائندگان کی اکثریت نے اپنی سراہتے ہوئے مسٹر محمد علی کی تقریر کا خیر مقدم کیا ہے۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے جناب غنی اعرابی نے بنڈونگ سے اطلاع دی ہے۔ کہ کل مسٹر محمد علی کی تقریر ختم ہونے پر کانفرنس میں ہر طرف سے نعرہ ہائے تحسین بلند کئے گئے۔

اور اکثر نمائندوں نے انہیں ایسی کامیاب تقریر پر مبارکباد دی۔ بالخصوص اردن۔ لبنان عراق اور لائبیریا کے وفدوں نے آپ کی تقریر پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا۔ وزیر اعظم پاکستان کی تقریر مدبرانہ پُر مغز اور ٹھوس تھی۔ تھائی لینڈ کے پرنس وان نے امید ظاہر کی۔ کہ عالمی امن کے سلسلے میں مسٹر محمد علی نے جو سات نکات پیش کئے ہیں۔ کانفرنس انہیں منظور کرے گی۔ مسٹر محمد علی نے مزید آٹھ ملکوں کو اقوام متحدہ کا ممبر بنانے کے متعلق جو تجویز پیش کی۔ اس کا بھی خیر مقدم کیا گیا ہے۔ مسٹر محمد علی نے اپنی تقریر میں کہا تھا۔ کہ اگر بین الاقوامی امن قائم رکھنا ہے۔ تو تمام قوموں کو حسب ذیل سات نکات کو تسلیم کرنا چاہیئے۔

(۱) تمام قوموں کی خود مختاری اور ان کی علاقائی سالمیت کا احترام (۲) تمام آزاد اور خود مختار قوموں کا مساوی درجہ تسلیم کرنا۔ (۳) ایک ملک کے اندرونی معاملات پر دوسرے ملک کا مداخلت سے احتراز (۴) کسی ملک کی علاقائی سالمیت یا سیاسی آزادی کے خلاف جارحانہ اقدام نہ کرنا (۵) اپنے دفاع کا حق خواہ اسے کوئی ملک تنہا استعمال کرے۔ یا چند ممالک اجتماعی طور پر۔ (۶) ہر قوم کے لئے حق خود ارادیت تسلیم کرنا اور سامراجی نظام کو خواہ یہ کسی شکل وصورت میں ہو قابل نفرت سمجھنا۔ (۷) تمام بین الاقوامی تنازعات کو پُر امن طور پر حل کرنا مذاکرات یا ثالثی وغیرہ کے ذریعہ۔

مسٹر محمد علی نے بتایا۔ کہ وہ اپنے ان سات نکات کو کانفرنس میں اس وقت باضابطہ طور پر پیش کریں گے۔ جب کانفرنس میں یہ مسئلہ زیر بحث آئے گا۔ کہ وہ کیا ذرائع و وسائل ہو سکتے ہیں۔ جن کے ذریعہ مختلف ممالک کے درمیان کشیدگی کو دور کر کے عالمی امن کو یقینی بنایا جا سکے۔

استقبالیہ تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

اسی طرح مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم تقسیم برصغیر کے بعد لاہور سے اعلائے کلمۃ الحق کے لئے وسط ۱۹۴۸ء میں روانہ ہوئے۔ اور قریباً سات سال تک تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد وطن واپس تشریف لائے ہیں۔

استقبالیہ تقریب کی کارروائی مکرم و محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو مشرقی افریقہ کے عمری عبیدی صاحب نے کی۔ حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر نے ہر دو مبلغین کرام کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ بعدہٗ مبلغین کرام کی جوابی تقریروں اور صاحب صدر کے ارشادات کے بعد یہ بابرکت تقریب اجتماعی دعا پر ختم ہوئی۔

برطانیہ کا سال رواں کا بجٹ

متعدد ٹیکسوں میں تخفیف

لندن ۲۰ اپریل۔ برطانیہ کے وزیر خزانہ مسٹر آر۔ اے بٹلر نے کل دار العوام میں ۵۶-۱۹۵۵ء کے لئے برطانیہ کا بجٹ پیش کیا۔ بجٹ میں ٹیکسٹائل اشیاء۔ مثلاً چادریں تولیہ اور دوسری گھریلو چیزیں اور سوت ریشم اور مصنوعی ریشم کی بنی ہوئی چیزوں پر خریداری ٹیکس میں ۲۵ فی صدی کی کمی کر دی گئی ہے۔ مسٹر بٹلر نے بتایا۔ کہ انہوں نے یہ تخفیف برطانیہ کی ٹیکسٹائل کی صنعت کی دشواریوں کے پیش نظر کی ہے۔ نئے بجٹ میں انکم ٹیکس کی شرح میں بھی چھ پنس کی کمی کر دی گئی ہے۔

دستوری کنونشن کے نمائندوں کا انتخاب

لاہور ۲۰ اپریل۔ ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دستوری کنونشن کے لئے پنجاب کے نمائندوں کے کاغذات نامزدگی ۲۳ اپریل کی دوپہر سے پہلے ریٹرننگ آفیسر کو پیش کرنا ہوں گے۔ ۲۹ اپریل کی دوپہر تک کاغذات واپس لئے جا سکیں گے۔

حکومت دستوری کنونشن منعقد کرنے کے انتظامات جاری رکھے گی

فیڈرل کورٹ کے موافق فیصلے کے بعد تاخیر کو روکنے کیلئے پیش بندی

کراچی ۲۰ اپریل۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ حکومت دستوری کنونشن کے انتخابات اور ۱۰ مئی کو مری میں اس کا اجلاس منعقد کرنے کے لئے انتظامات جاری رکھے گی .... تاہم اس لئے کیا جارہا ہے تاکہ فیڈرل کورٹ کے موافق فیصلے کے بعد وقت ضائع نہ ہو۔

مولوی تمیز الدین نے کل یہاں اعلان کیا کہ انہوں نے دستوری کنونشن کے مجوزہ اجلاس کے انعقاد سے ایک روز قبل ۹ مئی کو دستور ساز اسمبلی کا اجلاس طلب کیا ہے یہ اجلاس اسمبلی بلڈنگ میں گیارہ بجے صبح منعقد ہوگا۔ ڈھاکہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ مسٹر سہروردی دیگر مرکزی وزراء کے ہمراہ مشرقی پاکستان کے راہنماؤں سے ملاقاتیں کر کے دستوری کنونشن کے انتخاب کے لئے زمین ہموار کر رہے ہیں۔

دستوری کنونشن سے تعاون کی اپیل

ڈھاکہ ۲۰ اپریل۔ وزیر داخلہ اسکندر مرزا نے مشرقی پاکستان کے سیاسی رہنماؤں سے اپیل کی ہے کہ وہ ملک کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر مجوزہ دستوری کنونشن سے تعاون کریں۔

ایک سے زائد شادی کی حمایت

شہزادی عابدہ سلطان کا بیان

کراچی ۲۰ اپریل۔ شہزادی عابدہ سلطان نے کل یہاں کہا کہ اس میں شبہ نہیں کہ اسلام میں ایک سے زائد شادی کی اجازت ہے۔ نہ تو قرآن مجید اور نہ ہی پیغمبر خدا نے مرد پر ایسی پابندی عاید کی ہے کہ وہ کب اور کیوں دوسری شادی کر سکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسلام میں جو چیز واضح نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ بیویوں سے مساویانہ سلوک کیا جائے۔

درخواست دعاء

عزیزہ عفت آرا بیگم صاحبہ بنت مکرم جناب عبد الحمید صاحب مزنگ لاہور کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور ڈھاکہ سے برائے علاج لاہور آ گئی ہیں میو ہسپتال میں عنقریب داخل ہوں گی۔ تمام احباب بالخصوص صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے عاجزانہ التماس ہے کہ عزیزہ کے لئے دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالے اسے اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محمد اقبال حسین عفی عنہ

طارق منزل محلہ دار الصدر غربی ربوہ

تجارتی نرخ۔ لاہور مارکیٹ

گڑ ۱۱/۰ تا ۳/۸ ۱۳۔ شکر ۱۴/۰ تا ۱۶/۰۔ چینی دیسی ۲۸/۰ تا ۳۰/۰۔ تیل توریہ ۳۴/۸ تا ۴۴/۸۔ تیل بنولہ ۴۶/۰ تا ۴۷/۰۔ تیل ناریل ۱۲۵/۰۔ تیل تلی ۷۰/۰۔ سرخ مرچ ۳۵/۰ تا ۵۰/۰۔ کالی مرچ ۲۵۰/۰ تا ۵۰۰/۰۔ الائچی ڈوڈہ ۲۳۰/۰۔ لونگ ۵۳۰/۰۔ الائچی خورد ۵۴/۰ تا ۱۴/۰ سیر۔ ہلدی ۱۰۵/۰۔ نمک ۲/۰ تا ۴/۸۔ دیسی گھی ۱۷۰/۰ تا ۱۷۵/۰۔ بناسپتی گھی ۳۵/۸ تا ۳۷/۰۔ ٹین۔ ماش سیاہ ثابت ۱۲/۸ تا ۱۲/۱۲۔ ماش سبز ثابت ۱۳/۸ تا ۱۳/۱۲۔ مونگ ثابت ۱۰/۰۔ مسور ثابت ۸/۰۔ دال مسور ۱۲/۱۶۔ چنے ۷/۰ تا ۷/۲۔ کابلی چنے ۹/۰ تا ۱۴/۰۔ گندم ۱۱/۴ تا ۱۱/۴۔ آٹا ۱۱/۴۔ دیسی صابن ۳۸/۰ تا ۴۰/۰۔ باجرہ ۷/۱۲ تا ۸/۰۔ توریہ ۱۵/۰ تا ۱۶/۰۔ کھل توریہ ۳/۴ تا ۳/۸۔ مکئی ۷/۱۲ تا ۸/۰ روپے

صرافہ:- سونا ۹۸/۸ تا ۹۹/۰۔ پونڈ ۶۴/۰۔ چاندی ٹکسالی ۱۴۵/۰۔ چاندی ۱۵۴/۰ تا ۱۶۰/۰۔

خشک میوہ:- بادام ۵۷/۰ تا ۷۰/۰۔ سوگی ۵۰/۰ تا ۵۵/۰۔ چھوہارے ۲۵/۰ تا ۳۰/۰۔ کھوپا ۱۴۵/۰۔ پستہ ۱۴۰/۰ تا ۱۵۰/۰۔ گری بادام ۲۳۸/۰ تا ۲۴۰/۰ روپے۔